International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:386 - 407

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت: شرائع سابقہ اور اسلامی تعلیمات کا تقابلی مطالعہ

Sanctity of the Son's Wife: A Comparative Study of the Previous Laws and Islamic Teachings

Muhammad Abid
MPhil Islamic Scholar, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore
mabidraza572@gmail.com
Saba Ghaffar
M. Phil islamic Scholer, Institute of Islamic studies, University of the Punjab, Lahore
sabaghaffar171994@gmail.com
Laeeq Ahmad
PhD Scholer, Visiting Faculty, Department of Islamic learning, Karachi University

Abstract

In order to establish peace and stability in the society, Allah Ta'ala has set a limit of relations between them, whether they are relatives or in-laws. In order to maintain more beauty in the family system, the prohibition and respect of relationships has been established. Rules and regulations have been set to avoid hatred and cruelty in the same family. For example, if a son marries a woman, that woman becomes forbidden to the father forever, even if the woman is divorced. In this article, the sanctity of the daughter-in-law has been researched because one of the causes of family instability in the society is disrespect and disrespect between the father-in-law and the daughter-in-law. There are clear orders regarding sanctity of daughter-in-law in previous Sharia and Islamic teachings. The disrespect and disrespect of the daughter-in-law leads to unkindness, and in the family system, evil diseases like hatred and enmity are born. Even in previous Shari'ah, death penalty has been ordered if illicit relations between father-in-law and daughter-in-law are proved.

Keywords: Real Son, daughter-in-law, previous laws, Islamic teachings, sanctity.

تعارف موضوع

عالم دنیا میں امن و استحکام کا قیام مشیت ایزدی کے عین مطابق ہے۔ معاشرے کی بنیاد اور اکائی ایک خاندان سے شروع ہوتی ہے اور خاندان کی تشکیل مرد و عورت کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے پر منحصر ہے۔ خاوند و بیوی کے حقوق کی

CC BY

تکمیل میں ایک دوسرے کے والدین اور قرابت داروں کا ادب و احترام ایک لازمی عنصر ہے۔ جب مرد و خواتین ایک دوسرے کے والدین کا ادب و احترام اور اکرام و تکریم بجالاتے ہیں تو رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت معاشرتی نظام قائم ہوتا ہے۔ مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک بالعموم اور اہل خانہ یعنی قرابتداروں سے محبت و اخلاق سے پیش آنا بالخصوص رضائے الٰہی کے عین مطابق ہے۔

خاندانی رشتوں کے تقدس اور احترام کو برقرار رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے تحریمی رشتے قائم فرمادیے تاکہ خاندان کا باہم اتحاد و اتفاق، اعتماد اور اکرام و تکریم قائم رہے۔ شومئ قسمت آج ہمارے معاشرے میں تعلیمات اسلامی سے دوری، سوشل میڈیا کا منفی استعمال اور خواہشات نفسانی اور معصیت شیطانی میں مبتلاء ہونے کی بناء پر صلبی بیٹے کی بیوی جیسے اہم رشتے بھی محفوظ نہیں رہے۔ کہیں سسر و ساس اور بہو کے مابین بے جا طنز و تشنیع، بغض و عناد اور عداوت کا عنصر غالب ہے تو کہیں مادہ پرستی کے غلبے نے رشتوں کے مابین خود غرضی، مفاد پرستی اور قطع رحمی کو اجاگر کر دیا ہے۔ بے تکلفانہ رویوں اور تنہائی کے معاملات سے بے تکریمی کے خدشات و معاملات میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس تحقیق میں بہو کی حرمت سے متعلق شرائع سابقہ اور اسلامی تعلیمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ان مقدس رشتوں کی اہمیت و افادیت ہمارے دلوں میں اجاگر رہے اور ایک خوبصورت معاشرتی نظام زندگی قائم ہو جائے جو مشیت ایزی کے عین مطابق ہو۔

ضرورت واہمیت

دنیا میں اس وقت نفسانیت، شیطانیت، مادیت پرستی اور طاغوتی طاقتیں بہت زیادہ غالب آچکی ہیں۔ رشتوں کا تقدس و احترام خطرناک حد تک کمزور پڑتا جارہا ہے۔ جاہلیت و گمراہی اس قدر انتہا تک پہنچ چکی ہے کہ حرمت کے رشتوں کا تقدس بھی پامال کیا جارہا ہے۔ صلبی بیٹے کی بیوی کی بے حرمتی یا بے تکریمی کرنا قطعی رحمی کا موجب ہے جو کہ حرام ہے۔ مزید برآں سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ بہوؤں کے ساتھ بے تکریمی و بے توقیری معاشرے میں اس قدر عام ہوتی جارہی ہے کہ اس کو کوئی گناہ ہی تصور نہیں کرتا۔ جب تک اس رشتے کے بارے مکمل آگاہی نہیں ہوگی اس وقت تک ہمارے معاشرے سے اس رشتے کی بے توقیری و بے تکریمی کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے رشتوں کی بے توقیری و بے تکریمی قطع رحمی کا موجب بنتی ہے، خاندانی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے جس میں مختلف خاندان آپس میں دست و گریباں نظر آتے۔ سسر اور بہو کے مابین اکرام و تکریم قائم کرنے سے معاشرتی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ خاندان میں اتحاد اور اتفاق جنم لیتا ہے اور اس کے برعکس سسر اور بہو کے مابین بے تکریمی و بے توقیری سے بغض و عناد اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا اس لیے ان مسائل سے بچنے کے لیے صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت سے متعلق تعلیمات سے آگاہی بہت ضروری ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

قرآن وحدیث اور دیگر مذاہب الہامی میں صہری قرابت کے اکرام وتکریم کو کھلم کھلا بیان کیا گیا ہے۔ حرمت مصاہرت ہو یاصہری قرابت کا اکرام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے عملی نظائر موجود ہیں۔اور بعد میں آنے والے آئمہ و فقہاءنے بھی بڑی صراحت کے ساتھ ساری چیزوں کو بیان فرمادیا ہے۔

ام عبد منیب کی کتاب "بہواور داماد پر سسرال کے حقوق" جو کہ مکتبہ مشربہ علم وحکمت نے1430ھ میں شائع کیا جس میں مرد وعورت پر سسرال کے حقوق پر بحث کی گئی ہے۔اس کتابچہ کو پڑھ کر بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں بہت آسانی ہوئی۔

اسی طرح مجلات میں دو آرٹیکل نظروں سے گزرے جن کو پڑھ کر بنیادی ماخذات تک پہنچنے میں آسانی ہوئی۔

پہلا آرٹیکل "سسرالی رشتوں کی حرمت سے متعلق فقہی آراء" جو کہ مجلہ "ابحاث" جلد نمبر5، شمارہ نمبر20 میں اکتوبر-دسمبر2020ءمیں شائع ہوا۔یہ ڈاکٹر عبد الکریم اور احمد رضا کا آرٹیکل ہے۔

اور اسی طرح "حرمت مصاہرت اور عصر حاضر میں اطلاق کی ضرورت واہمیت" یہ ڈاکٹر کریم خان اور احمد رضا کا ریسرچ پیپر ہے جو کہ 17 ستمبر2020ءکو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے مجلہ "ضیائے تحقیق" میں شائع ہوا۔

ازدواجی نظام اور خواتین کے حقوق ومسائل کے حوالے سے یونیورسٹیز میں مختلف تحقیقات ہو چکی ہیں، لیکن صہری رشتوں کے اکرام کے حوالے سے مذاہب ثلاثہ کی تعلیمات کیا ہیں؟ اس پر آج تک ایم فل لیول پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہو سکا۔زیر تحقیق آرٹیکل میں ہم اس کی تحقیق پیش کریں گے. سامی ادیان میں صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت کے بارے میں تعلیمات اور اس کے عملی مظاہر کیا ہیں۔

سوالِ تحقیق

شرائع سابقہ کی تعلیمات میں صلیبی بیٹے کی بیوی کی حرمت سے متعلق احکامات کیا ہے۔؟

صلیبی بیٹے کی بیوی کی حرمت سے متعلق عملی مسائل اور ان کا حل کیا ہے۔؟

مبحثِ اوّل

تعلیماتِ کتبِ سابقہ میں صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت کا تذکرہ

اس تحقیقی مضمون میں سب سے پہلے ہم صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت کو کتبِ سابقہ کی تعلیمات کے مطابق تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ا۔کتاب الاحبار میں بہو کی بے حرمتی کی مذمت

جس طرح ساس کی تحریم کے بارے توریت میں واضح احکامات ہیں اسی طرح بہو کی تحریم کا بھی خصوصی حکم فرمایا گیا ہے۔ بہو چونکہ بیٹے کی بیوی ہوتی ہے اور یہ باپ کیلئے انتہائی قابلِ قدر رشتہ ہے۔اس لئے اس رشتے کی تحریم کا خصوصی حکم دیا گیا

اور اس رشتے کی بے توقیری سے بچنے کی ہدایت کی گئی کیونکہ بیٹے کی بیوی کیساتھ سسر کے ناجائز مراسم نہ صرف غیر اخلاقی فعل ہے بلکہ قطع رحمی کا موجب بھی ہے جس سے باپ اور بیٹے کے درمیان بغض اور عداوت جنم لیتی ہے۔

بہو کی برہنگی سے دور رہنے کیلئے کتاب الاحبار میں ہے :

"تو اپنے بہو کی برہنگی ظاہر مت کر کہ وہ تیرے بیٹے کی بیوی ہے تو اس کی برہنگی ظاہر مت کر۔"[1]

اس آیت میں صریحاً اپنی بہو کی تحریم و تکریم کو بجالانے اور اسکی بے حرمتی سے بچنے کیلئے سختی سے منع کیا گیا ہے کیونکہ وہ تمہارے بیٹے کی عزت ہے۔

ب۔ سسر بہو کے ناجائز مراسم کی سزا

سسر اور بہو کے مابین باپ بیٹی کا تعلق ہوتا ہے۔ اگر کوئی معصیت شیطانی یا ہوائے نفسانی میں مبتلا ہو کر اپنے ان قرابت کے رشتوں میں تمیز نہیں کرتا اور بے حرمتی بجالاتے ہوئے زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو بہو اور سسر دونوں کو جان سے مار دینے کا حکم ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک انتہائی اوندھا کام کیا ہے۔ اور یہ خون قتل بھی ان کی اپنی گردن پر ہو گا۔ اسی حوالے سے کتاب الاحبار میں ہے :

"اور اگر کوئی شخص اپنی بہو سے صحبت کرے تو دونوں ضرور جان سے مارے جائیں انہوں نے اوندھی بات کی ہے ان کا خون ان ہی کی گردن پر ہو گا"[2]

اس آیت میں کس قدر بہو اور سسر کے مابین ناجائز تعلقات کی کڑی سزا دی گئی۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسا غیر اخلاقی فعل سر انجام دیا کہ جس کیوجہ سے معاشرتی بگاڑ جنم لیتا ہے اس لئے دونوں کو جان سے مارنے کا حکم دیا گیا تاکہ برائی کو جڑ سے ختم کیا جائے۔

ج۔ حزقی ایل میں بہو کی بے حرمتی کا بیان

کتاب حزقی ایل میں ان رشتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی بے حرمتی اخلاقی طور پر جرم ہے اور ایسے لوگوں کا ذکر ہوا جو ان مقدم رشتوں کو پامال کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا گیا :

"ایک اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے دوسرا اپنے بہو کی بے حرمتی کرتا ہے اور تیسرا اپنی سگی بہن کی عصمت دری کرتا ہے۔"[3]

یہ وہ بدبخت اشخاص ہیں جو قرابت داری کے ان مقدس رشتوں کا احترام بھی نہیں بجالاتے۔ یہ معاشرے کے انتہائی قبیح اشخاص ہیں جن کے افعال بد کیوجہ سے معاشرتی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔

مبحثِ دوم

تعلیماتِ کتبِ سابقہ میں بہو اور سسر کے مابین بے تکریمی کی امثال

تعلیماتِ کتبِ سابقہ کا مطالعہ کرنے کے بعد بہو اور سسر کے مابین بے تکریمی و بے توقیری کے چند ایک واقعات جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ حضرت اسحاق اور اسکی بیوی رِبقہ کیلئے انکی بہو وبالِ جان

حضرت اسحاق علیہ السلام اور انکی اہلیہ رِبقہ نے اپنے بیٹے عیسو کی جب شادیاں کیں تو انکی بہوئیں ان کیلیئے وبالِ جان ثابت ہوئیں جیسا کہ کتاب پیدائش میں ہے :

"جب عیسو چالیس برس کا ہوا تو اس نے بھی بیری حِتّی کی بیٹی یہودِ تھ اور اَیلون حِتّی کی بیٹی بشامتھ سے بیاہ کیا اور وہ اسحاق اور ربقہ کے لئے وبال جان ثابت ہوئیں "[4]

یہاں سے پتہ چلا کہ اپنے سسر ساس کیساتھ بد اخلاقی یا بد تمیزی ایک فحش عمل ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے کیونکہ یہ نفرت اور قطع رحمی کا موجب ہے۔

ب۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بیوی کا غیر مہذبانہ رویہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب کافی عرصے بعد اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ملنے کیلیئے گئے تو ان کی بیوی کا رویہ غیر مناسب تھا اور انہوں نے اپنے سسر کی کوئی خاطر تواضع نہیں کی۔ حضرت ابراہیم وہاں سے واپس آگئے اور اپنے بیٹے کیلیئے ایک پیغام دیا۔ تالمود میں بیان کیا گیا ہے :

"ابراہیم دوپہر کو اسماعیل کے رہنے کی جگہ پر پہنچا اور اسے معلوم ہوا کہ اس کا بیٹا شکار کرنے گھر سے دور گیا ہوا ہے اسماعیل کی بیوی ابراہیم سے غیر مہذب طریقے سے پیش آئی وہ اسے نہیں جانتی تھی اور اس نے اسے کھانا اور پانی دینے سے انکار کیا جو ابراہیم نے اس سے مانگا تھا اس لیے اس نے اس سے کہا جب تیرا شوہر واپس آئے تو اسے میرے متعلق بیان کرتے ہوئے یہ کہنا ایک بوڑھا آدمی فلسطین کی زمین سے تیری غیر موجودگی میں آیا اور اس نے مجھے کہا کہ جب میرا شوہر واپس آئے تو اسے بتانا کہ وہ کیل کو دور کرے جو اس نے اپنے خیمے میں رکھا ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لے جو قابل احترام ہو۔"[5]

اس میں سسر کی بے تکریمی کی دو وجوہات نظر آتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس کو اپنے سسر کا تعارف ہی نہیں تھا۔ ممکن ہے اگر تعارف ہوتا تو ایسا فعل ان سے ہرگز سرزد نہ ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کا مزاج اور رویہ ہی درست نہیں تھا حالانکہ حضرت اسماعیل کی دوسری بیوی جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خوب اکرام کیا ان کو بھی آپ کا تعارف نہیں تھا مگر انہوں نے آپ کی خوب تواضع کی جس سے آپ بہت خوش ہوئے۔

ج۔ یہودہ کا اپنی بہو تمر سے زنا کرنا

یہودہ کے پہلے بیٹے کی شادی تمر سے ہوئی۔ اس کے فوت ہو جانے کے بعد دوسرے بیٹے اونان سے شادی ہوئی۔ وہ بھی فوت ہو گیا تو تیسرا بیٹا سیلہ ابھی چھوٹا تھا۔ یہودا نے تمر کو یہ کہتے ہوئے اپنے میکے روانہ کیا کہ جب سیلہ بڑا ہو جائے گا تو اس کی شادی سیلہ سے کرے گا مگر اس نے اپنا وعدہ بر وقت پورا نہ کیا۔ تو اس کا سسر یہودہ اس علاقے میں اپنی بیوی کے فوت ہو

جانے کے بعد بھیڑوں کے پشم کترنے کے لئے گیا تو اس کی بہو تمر رنڈاپے والا لباس تبدیل کر کے برقع پہن کر اس کے راستے میں آن بیٹھی اور یہودہ نے اس سے زنا کیا جیسا کہ کتاب پیدائش میں ہے :

"یہودہ اسے دیکھ کر سمجھا کہ کوئی کسبی ہے کیونکہ اس نے اپنا منہ چھپا رکھا تھا تو وہ راستہ سے اس کی طرف بڑھا اور اس سے کہنے لگا کہ ذرا مجھے اپنے ساتھ مباشرت کر لینے دے کیونکہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کی بہو ہے۔ اس نے کہا کہ تو مجھے کیا دے گا۔ یہودہ نے کہا میں بکری کے ریوڑ میں سے ایک بچہ تجھے دونگا۔ اس نے کہا کہ اس کے بھیجنے تک تو کچھ رہن کر دے گا۔ اس نے کہا کیا رہن میں دوں؟ اس نے کہا اپنی مہر، اپنا بازوبند اور اپنی لاٹھی جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس نے یہ چیزیں اسے دیں اور اس کے ساتھ مباشرت کی اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی۔"[6]

اس سارے واقعے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہودہ جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے عمر رسیدہ بیٹے تھے وہ کیسے اس قسم کا غیر اخلاقی فعل سرانجام دے سکتے ہیں۔ اس حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے مولانا محمد شہزاد ترابی اپنی کتاب "مذہب عیسائیت" میں لکھتے ہیں :

"یہودہ نے اس عورت سے گفتگو بھی کی اور اپنی چیزیں بھی رہن کے طور پر رکھیں اور بدفعلی بھی کرلی مگر اپنی ہی بہو کو نہ لب ولہجہ سے پہنچان سکے اور نہ اشیاء ہاتھ میں تھماتے وقت ہاتھ یا چہرے کی شناخت ہو سکی کہ یہودہ نے اپنی شہوت تو پوری کرلی مگر اس عورت کے چہرے کو تکنے سے شرماتے رہے۔ حالانکہ یہ شہر اس کی بہو تمر کا آبائی شہر تھا جس میں یہودہ نے خود اسے میکے بھیجا ہوا تھا تو گفتگو اور چہرہ مہرہ ہال ڈھال سے کیونکر اسکو اندازہ نہ ہو سکا۔ (یہ سراسر یہودہ پر الزام ہے)۔"[7]

اس سے ثابت ہوا کہ یہودہ پر بہو کے ساتھ زنا کرنے کا بہتان لگایا گیا ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر لوگوں میں بعض مقامات پر صہری قرابت کی بے توقیری و بے تکریمی کے عملی مظاہر ملتے ہیں جس سے قرابت داروں میں نفرت اور قطع رحمی پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو کسی صورت میں بھی پسند نہیں ہے۔

مبحثِ سوم

تعلیماتِ کتبِ سابقہ میں بہو اور سسر کے مابین اکرام و تکریم کے عملی نظائر

تعلیماتِ کتبِ سابقہ کا مطالعہ کرنے کے بعد بہو اور سسر کے مابین اکرام و تکریم کی بہت سی ایسی امثال ملتی ہیں جن میں اخلاقیات، رواداری اور حسنِ کردار کا عملی مظاہرہ نظر آتا ہے جن میں سے چند ایک امثال مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ تارح کی اپنی بہو سمیت حضرت ابراہیم علیہ السلام کیساتھ سفر میں روانگی

اکثر اوقات والدین خوشی غمی کی تقریبات یا سفر میں اپنی بہوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے خاندان کے باقی افراد کو اہمیت دیتے ہیں جس سے ناانصافی کا پہلو اجاگر ہوتا ہے اور معاملات میں نفرت اور بے تکریمی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارح جب کنعان روانہ ہونے لگے تو اپنے بیٹے اور پوتوں کے ساتھ ساتھ اپنی بہو کو بھی شامل رکھا جیسا کہ کتاب پیدائش میں ہے :

"اور تارح نے اپنے بیٹے ابرام کو اور اپنے پوتے لوط کو جو حاران کا بیٹا تھا اور اپنے بہو ساری کو جو اس کے بیٹے ابراہیم کی بیوی تھی، ساتھ لیا اور وہ سب کَسدِیوں کے اُور سے روانہ ہوئے کہ ملک کنعان میں جائیں (اور وہ حاران تک آئے اور وہیں رہنے لگے)۔"[8]

اس سے یہ معلوم ہوا کہ بہو خاندان کا ایک اہم فرد ہوتا ہے۔ خوشی، غمی یا سفر و حضر میں ہمیشہ ان کو عزت و تکریم دینی چاہیے جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہتی ہے اور خاندانی نظام میں اتحاد و یگانگت قائم و دائم رہتی ہے۔

ب۔ بہو کی اخلاقی ذمہ داری

قحط سالی کے خوف سے بیت اللحم کا ایک باسی الیملک نامی اپنی بیوی نعومی اور دو بیٹوں مملون اور کلیون کے ہمراہ دوآب میں آکر آباد ہوا جہاں پر اس کے بیٹوں نے دو موآبی خواتین عرفہ اور روت سے نکاح کر لیا۔ بد قسمتی سے الیملک اور اس کے دو بیٹوں کی یکے بعد دیگرے وفات ہو گئی۔ اب بیوہ نعومی نے جب اپنے علاقے بیت اللحم میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں بہوئیں ہی جانے کے لئے تیار ہو گئیں۔ آنے والے وقت کی مشکلات اور تکالیف سے ڈراتے ہوئے نعومی نے اصرار کیا کہ وہ یہیں ٹھہریں۔ ان میں ایک عرفہ اپنی ساس کو بوسہ دیتے ہوئے یہیں ٹھہرنے پر رضامند ہو گئی مگر دوسری جانے پر بضد رہی اور اس نے اپنا مرنا جینا اپنی ساس کے ساتھ اختیار کیا۔ ساس اور بہو کے مابین اس محبت و الفت اور تکریم کو کتاب مقدس میں اس کچھ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے :

(ساس نے کہا) نہیں میری بیٹیوں ! میں تمہارے سبب سے زیادہ دلگیر ہوں اس لیے کہ خداوند کا ہاتھ میرے خلاف بڑھا ہوا ہے۔ تب وہ بہوئیں چلا چلا کر روئیں اور عرفہ نے اپنی ساس کو چوما مگر روت اپنی ساس کو لپٹی رہی۔ تب اس نے کہا دیکھ تیری جیٹھانی اپنے کنبے اور اپنے دیوتا کے پاس لوٹ گئی تو بھی اپنی جیٹھانی کے پیچھے چلی جا۔ روت نے کہا تو منت نہ کر کہ میں تجھے چھوڑوں اور تیرے پیچھے سے لوٹ جاؤں کیونکہ جہاں تو جائے گی میں جاؤنگی اور جہاں تو رہے گی میں رہونگی۔ تیرے لوگ میرے لوگ تیرا خدا میرا خدا ہو گا جہاں تو مرے گی وہاں میں مروں گی اور وہیں دفن بھی ہو گی۔ خداوند مجھ سے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ کرے اگر موت کے سوا کوئی اور چیز مجھ کو تجھ سے جدا کر دے۔"[9]

ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ولیم میکڈونلڈ بیان کرتے ہیں :

"لیکن جب نعومی (ساس) نے اصرار کیا کہ وہ اپنے گھروں میں چلی جائیں اور انہیں یاد دلایا کہ اس کے پاس اور بیٹے نہیں کہ وہ ان سے شادی کر سکیں تو عرفہ نے اپنی اس ساس کو چوما اور واپس چلی گئی مگر روت وہ کسی بھی صورت میں نعومی کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی ایک غیر قوم کی حیثیت سے اس نے اپنے خوبصورت بیان سے ظاہر کیا کہ وہ نعومی سے ایک مکمل وعدہ کر رہی ہے۔ اس نے نعومی کی

منزل، اس کی جائے سکونت، اس کے لوگوں، اس کے خدا اور یہاں تک کہ اس کی جائے تدفین کا انتخاب کیا۔"[10]

اس واقعہ میں بہو کا اپنی بوڑھی ساس کیساتھ مشکل گھڑی میں پورا پورا ساتھ نبھانے کا مشاہدہ کرایا گیا کہ کس قدر غم سے نڈھال ساس اپنے خاوند اور دو جوان بیٹوں کو کھونے کے بعد اپنے وطن واپس جا رہی ہے۔ ایک طرف وہ سخت غمگین و پریشان بھی ہے لیکن دوسری طرف وہ اپنی بہو کو یہیں ٹھہرنے کا اصرار کر رہی ہے مگر اس کی وفادار بہو نا تو اس کو اکیلا چھوڑنا چاہتی ہے اور نا ہی وہ یہیں ٹھہرنے پر رضامند ہے بلکہ وہ اپنی ساس کیساتھ ہر حال میں جانے پر بضد ہے تاکہ اسکا مرنا جینا اپنی ہی ساس کیساتھ ہو۔

ج۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دوسری بیوی کا اپنے سسر کے ساتھ مہذبانہ رویہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دوسری بیوی کے پاس آئے تو وہ بہت ملنسار تھی اور اس نے آپ کی خوب خدمت اور تواضع کی جس کا اظہار خود حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جیسا کہ تالمود میں ہے :

"تین سالوں کے بعد ابراہیم دوبارہ اپنے بیٹے کو ملنے اس کے خیمے میں گیا اور اس کا بیٹا پھر گھر سے دور گیا ہوا تھا لیکن اس کی بیوی خوش طبع اور مہمان نوازی تھی اور اس نے مسافر سے درخواست کی جسے وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنے اونٹ سے نیچے اترے اور اس کے سامنے روٹی اور گوشت رکھا ہے اس لیے اس نے اس سے کہا کہ جب تیرا شوہر واپس آئے تو میرے متعلق اس سے بیان کرنا اور کہنا کہ بوڑھا آدمی فلسطین کی زمین سے تیرے پاس آیا تھا اور یہ پیغام اس نے تیرے لئے چھوڑا ہے کہ جو تو نے کیل اپنی دیوار میں گاڑھ رکھا ہے وہ اچھا ہے اور بلند اخلاق ہے اور عزت کے لائق ہے اور ابراہیم نے اسماعیل اور اس کے خاندان کو برکتیں دیں اور وہ اپنے گھر واپس چلے گئے۔"[11]

صہری قرابت داروں کی خدمت اور اکرام کرنا باعث برکت ہے اور یہ دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس سے مروّت کا اظہار ہوتا ہے۔

مبحثِ چہارم

قرآنِ کریم میں صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت: تفسیری و تعبیری مطالعہ

اب ہم صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت کے بارے میں قرآنِ کریم اور اس کی مختلف تفاسیر سے جائزہ لیتے ہیں۔

ا۔ نسب و صہر کی تخلیق

تخلیق انسانی کی ابتداء پانی سے کی گئی ہے۔ نسبی اور صہری رشتوں کی بابت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا :

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۝[12]

"اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو تخلیق فرمایا پھر اس کو صاحبِ نسب اور صاحبِ قرابت دامادی بنایا۔ اور تمہارا پروردگار (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔"

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق پانی سے کی گئی ہے اور نسبی رشتوں کے ساتھ ساتھ سسرالی رشتے بھی اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں۔

ب۔ تفسیر ابن کثیر میں صہر کی تفسیر

اس آیت مبارکہ میں تخلیقِ انسان اور نسبی اور صہری رشتوں کی حقیقت بیان کرتے حافظ عمادالدین ابن کثیر "تفسیر ابن کثیر" میں فرماتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے انسان کو حقیر اور ضعیف نطفہ سے تخلیق فرمایا، اسے درست کیا، اعتدال پر رکھا، سنوارا اور مکمل خلقت والا بنایا، پھر کسی کو مرد اور کسی کو عورت بنایا، پھر اسے خاندان والا بنایا، اس کے رشتے بنادیے، پھر شادی کے بعد سسرالی رشتے قائم فرمادیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہی کرشمہ ہے کہ اس نے حقیر سے پانی سے اتنا بڑا اسلسلہ قائم فرمادیا۔"[13]

مودت اور اخوت سے قائم ہونے والے قرابت داری کے رشتوں کے بارے میں مولانا محمد اشرف قریشی "ابن جبیر الشاطبی" کا قول اپنی تصنیف "کتاب النکاح" میں درج فرماتے ہیں :

فَأَدْنَتْنِيَ الْأَيَّامُ مِنْهُ مُوَدَّةً عَقَدْنَا عَلَى حُكْمِ الِاخَاءِ بِهَا صِهْرًا[14]

"محبت مجھ کو روز بروز اس کے قریب تر کرتی چلی گئی یہاں تک کہ اسی مودت اور اخوت کے بندھن کی بنا پر ہم نے آپس میں قرابت داری قائم کرلی۔"

اسلام چونکہ اخوت اور امن و آشتی کا دین ہے اس لیے جاہلیت، تعصب اور بدنیتی سے مبرّہ پاک قبائلی نظام سے منسلک کرتا ہے اور رشتوں کی پاکیزگی برقرار رکھنے کیلئے مکمل راہنمائی کرتا ہے۔

ج۔ تفسیر بیضاوی میں صہر کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے جو رشتے قائم فرمائے ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے امام بیضاوی تفسیرِ بیضاوی میں کچھ اس طرح سے وضاحت کرتے ہیں:

أی قسمه قسمین ذوی نسب أی ذكوراً ینسب الیهم، وذوات صهر أی أناثا یصاهر بهن كقوله تعالىٰ (فجعل منه الزوجین الذكروالأنثی).[15]

یعنی اس نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، نسب والے یعنی مرد جو ان کی طرف منسوب ہیں، اور وہ عورتیں جن سے اس کی شادی ہوئی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (چنانچہ اس نے نر اور مادہ بنا دیا۔ اس میں سے شریک حیات)۔

د۔ ضیاء القرآن میں صہری رشتوں کا تذکرہ

صہر ایک وحدت ہے جس سے کئی وحدتیں تشکیل پاتی ہیں۔ ان رشتوں میں جس قدر اکرام و تکریم ہو گا اسی قدر رشتوں میں پیار و محبت کو فروغ ملے گا۔ اس حوالے سے پیر کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن میں فرماتے ہیں:

"عورت اپنی تمام تر لطافتوں کے باوجود نامکمل ہے۔ دونوں مل کر ایک مکمل وحدت تشکیل پاتے ہیں۔ یہ وحدت بانجھ نہیں بلکہ یہ کثیر التعداد وحدتوں کا سرچشمہ بنتی ہے۔ ان کے ہاں بیٹیاں بھی ہوں گی اور بیٹے بھی۔ کسی کے یہ سسرال بنیں گے اور کوئی ان کے بچوں کے سسرال ہونگے باہمی رشتے تشکیل پائیں گے۔ قرابتیں بڑھیں گی اس طرح ایک انسانی معاشرہ معرضِ وجود میں آئے گا جس میں ہر فرد دوسرے افراد سے محبت و پیار، شفقت و احترام کے رشتوں سے بندھا ہوا ہو گا۔"[16]

اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ ازدواج سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ جب باہمی محبت و الفت کے ساتھ رشتے قائم کرتے ہیں تو ایک کثیر التعداد خاندان تشکیل پاتے ہیں جو کہ مشیت ایزدی کے عین مطابق ہیں۔

ہ۔ صہری رشتے اور انکی حرمت کا بیان

معاشرتی امن و استحکام اور صلہ رحمی کے قیام کیلئے اللہ پاک نے چند رشتے انسان پر حرام فرما دیے۔ ان میں مختلف وجوہات کی بناء پر تحریم کا حکم صادر فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے :

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ أُمَّهَٰتُكُمۡ وَبَنَاتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمۡ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ وَحَلَاۤئِلُ اَبۡنَآئِكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡۙ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۙ ۝ [17]

(تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم ہم بستری کر چکے ہو ان کی بیٹیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے ہم بستری نہ کی ہو تو (ان کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں

اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی (حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشش فرمانے والا (اور) رحم فرمانے والا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے نسبی، رضاعی اور صہری رشتوں کی حرمت کا بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں مذکور صہری رشتے مندرجہ ذیل ہیں :

و۔ صہری رشتے

بیوی کی والدہ یعنی ساس	ربیبہ یعنی بیوی کی سابقہ بیٹی
صلبی بیٹوں کی بیویاں	بیوی کی بہن یعنی سالی

باقی تین صہری رشتوں میں سے باپ کی منکوحہ بیوی کی حرمت کا ذکر سورۃ النساء کی آیت نمبر 23 میں کیا گیا اور باقی دو رشتے بیوی کی پھوپھیاں اور خالائیں کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔

ز۔ امام ابو بکر الجصاص کا فرمان

قول باری تعالیٰ (وحلائل ابناء کم الذین من اصلابکم) کے ضمن میں امام ابو بکر الجصاص فرماتے ہیں :

"حلیتہ الابن بیٹے کی بیوی کو کہتے ہیں ایک قول کے مطابق اسے حلیلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ عقدِ نکاح کی بنا پر ہم بستری حلال ہوتی ہے۔ اسکے برعکس لونڈی حلیلہ نہیں کہلاتی اگرچہ ملک یمین کی بناء پر اس کی شرمگاہ اس کیلئے حلال قرار پاتی ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ لونڈی اس وقت تک باپ کیلئے حرام نہیں ہوتی جب تک بیٹے نے اسکے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو جبکہ حلیلہ کے ساتھ عقد نکاح ہوتے ہی وہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ حلیلہ کا اسم صرف بیوی کے ساتھ مختص ہے ملک یمین کیساتھ نہیں اور اسی طرح پوتے کی بیوی کی تحریم بھی دادا پر واجب ہے کیونکہ پوتا بھی دادا کے صلب سے ہوتا ہے۔"[18]

اس سے یہ معلوم ہوا کہ صلبی بیٹے کی بیوی سے نکاح ہونے کے بعد اگر ہم بستری کی ہو یا نہ کی ہو باپ کے لیے ہمیشہ حرام ہے اور لونڈی اس وقت تک باپ کے لیے حرام نہیں ہوتی جب تک بیٹے نے اس کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو مزید بر آں پوتے کی بیوی کی تحریم دادا پر اسی طرح واجب ہے جس طرح صلبی بیٹے کی بیوی کی۔

ح۔ صلبی بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہونے کی حکمت

قرآن کریم میں صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت کے بارے حکم فرمادیا ہے اسمیں فقہاء کرام کی کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد مبارک ہے :

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُم[19]

اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہیں (وہ حرام ہیں)

بیٹے کی بیوی کا نکاح اگر باپ پر حرام نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ طلاق دینے کے بعد بیٹا اس پر نادم ہو پھر اس کی طرف رجوع کرنا چاہے لیکن جب وہ دیکھے کہ اس کے باپ نے نکاح کر لیا ہے تو دونوں کے مابین کینہ پیدا ہو گا جس سے قطع رحمی پیدا ہو گی جو کہ حرام ہے لہٰذا ضروری ہے کہ یہ نکاح حرام ہو تا کہ حرام (قطع رحمی) کا سبب نہ بنے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ بیٹے نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو بہر صورت نکاح حرام ہے کیونکہ نص میں قید وارد نہیں ہوئی۔

مبحثِ پنجم

صلبی بیٹے کی بیوی کی بے حرمتی و بے توقیری کے اسباب و محرکات

یہاں پر ہم نے معاشرے میں بہو اور سسر کے مابین ہونے والے بے تکریمی و بے توقیری کے اسباب و محرکات کو تلاش کر کے بیان کیا ہے۔

ا۔ قرآن وحدیث سے ناآگہی

ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں صہری قرابت داروں کے اکرام و تکریم کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے متعلق کوئی آگاہی نہیں ہے حالانکہ ھمارے پاس اللہ پاک کی طرف سے نازل کردہ وہ کتاب مقدس یعنی قرآن مجید و فرقان حمید موجود ہے جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ مزید برآں اس کی وضاحت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نا صرف فرامین مبارکہ موجود ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے وہ عملی نظائر بھی موجود ہیں کہ جس میں ہمارے لئے مکمل راہنمائی موجود ہے کہ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صہری قرابت داروں کیساتھ اعلیٰ حسن اخلاق اور اکرام و تکریم کے مثالیں قائم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ[20]

اے محبوب ﷺ آپ فرمادیجیے کیا علم والے اور بغیر علم والے برابر ہو سکتے ہیں؟

شومئ قسمت ان تعلیماتِ اسلام سے دوری کی بناء پر آج ھمارے معاشرے میں صہری قرابت داروں کی بے توقیری میں مسلسل اضافہ ھوتا جارہا ہے جو خاندانی نظام میں عدم استحکام کی بنیاد ہے۔ ایک تعلیم یافتہ اور باشعور فرد کا صہری قرابت داری میں اکرام و تکریم ایک ان پڑھ اور غیر تعلیم یافتہ فرد سے کئی گنا بہتر ہوتا ہے۔

ب۔ والدین کی طرف سے واعظ و نصیحت کا فقدان

تعلیماتِ دین سے ذاتی عدم دلچسپی کے بعد سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے وہ ذرائع ابلاغ کہ جن کے ذریعے ہماری دینی، اخلاقی اور سماجی اصلاح اور راہنمائی ہو سکتی تھی بد قسمتی سے ان پلیٹ فارمز پر کبھی صہری قرابت داری کے اکرام و تکریم کی کوئی بات سننے کو نہیں ملتی۔ حقوقِ زوجین کی تربیت کا بہت فقدان ہے۔ صہری قرابتداروں کا اکرام و تکریم حقوقِ زوجین میں شامل ہے۔ بجائے سماج میں مثبت اور تعمیری سوچ اجاگر کرنے کے فرقہ واریت اور مسلک پرستی کو زیادہ پروموٹ کیا جاتا ہے۔ ھمارے واعظ ہمیں اخلاقیات، رواداری اور سماجی استحکام کی تربیت کی بجائے مفاد پرستی اور مادیت پرستی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ درس و تدریس اور علمی حلقوں میں صہری قرابت داروں کے اکرام و تکریم کی تعلیمات نہ ہونے کی بناء پر اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی صہری قرابت داروں کی بے توقیری میں مبتلا ہو کر اپنے خاندانی نظام کو تباہ و برباد کر بیٹھتے ہیں۔

ج۔ مادیت پرستی کا عروج

اکثر اوقات مال وزر کی فراوانی انسان میں تکبر و غرور کو جنم دیتی ہے۔ بہت زیادہ پیسہ اور نعمائے دنیا کی بہتات انسان کے رویّوں میں فرعونیت کو اجاگر کر دیتی ہے۔ اسمیں نا صرف عام انسانیت متاثر ہوتی ہے بلکہ قرابت داروں کے معاملات میں کافی بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں۔ ہر سسرال والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ انکا داماد انہیں اپنائیت دیتے ہوئے ان کو وقت دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى[21]

(سچے مومن) جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں سے محبت کرتے ہیں۔

مگر مصروفیاتِ دنیا اور مال و متاع کو فوقیت دیتے ہوئے رشتہ داری کے معاملات کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس سے نا صرف مسائل پیدا ہوتے ہیں بلکہ قرابتداروں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اگر یہ مادیت پرستی غالب رہے اور بے اعتنائی کا رویہ جوں کا توں جاری رہے تو یہ فعل خاندانی عدم استحکام کا موجب بنتا ہے۔

د۔ تزکیہء نفس و تصفیہء قلب سے عدم توجہ

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پاسداری نہ کرنے کے سبب جہاں پر انسان کے نامہ اعمال میں گناہ لکھے جاتے ہیں وہاں پر گناہوں کے اثرات کی وجہ سے دلوں پر زنگار بھی چڑھ جاتا ہے۔ بے عملی اور بد عملیوں کیوجہ سے دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ جس کو حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ ایسے ناپاک اور مردہ دلوں کی اصلاح کیلئے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باھوؒ اپنی تصنیف مبارک "کلید التوحید کلاں" میں فرماتے ہیں:

"جو شخص نفسانیت کا غلام بن جاتا ہے وہ جو کام بھی کرتا ہے گناہ کا کرتا ہے لیکن اگر وہ توبہ کر کے گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے"[22]

مگر شومئ قسمت اس عمل سے ھم کوسوں دور ہو چکے ہیں۔ انسان کے دل کی اصلاح ہو جائے تو پورے وجود کی اصلاح ھو جاتی ہے اور اگر دل کیطرف توجہ نہ کی جائے اور دل ٹھیک نہ ہو تو پورے جسم کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر نہ تو دلوں کی مردگی ختم ہوتی ہے اور نہ ہی وجود خیر وبرکت کا منبع بن سکتا ہے۔ مردہ صفت دل حلال وحرام کی ساری حدیں کراس کر جاتے ہیں۔ قرابت داری میں اکرام وتکریم اور صلہ رحمی جیسی اقدار ختم ہونے لگتی ہیں۔

ہ۔ ڈرامہ کلچر میں بہو کی حرمت سے متعلق غیر اخلاقی تربیت

صہری قرابت داروں کے مابین بے تکریمی وبے توقیری کے پیدا ہونے میں فلموں اور ڈراموں کا بھی بہت حد تک منفی کردار ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے جو ڈرامے ٹی وی وغیرہ پر نشر کیے جاتے تھے ان میں اخلاقیات اور ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا اور وہ فیملی میں بیٹھ کر دیکھنے کے قابل ہوتے تھے جس سے ذہنی فریشمنٹ حاصل ہوتی تھی۔ مگر شومئ قسمت آج جو کلچر اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے۔ موجودہ دور کے ڈراموں میں دوسری شادی کو ایک بہت بڑا ظلم بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ صہری قرابت کے مختلف رشتوں (سسر بہو، دیور بھابھی، سالی بہنوئی اور ساس داماد) کے مابین ناجائز تعلقات کو سکرین پر دکھایا جاتا ہے جس سے نسلِ نو میں جنسی ہیجان اور بے راہ روی جنم لیتی ہے اور قرابت داری میں بے توقیری اور بے تکریمی کے مظاہر سامنے آتے ہیں۔

و۔ خاندانی عدمِ استحکام میں اہل مغرب کی سازشیں

اہلِ مغرب کبھی بھی یہ نہیں چاہتے کہ مسلمان پر امن رہیں۔ وہ ہمیشہ مسلمانوں کو مغلوب رکھنے کیلئے سارے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ خاص طور پر مسلمانوں میں جنسی بے راہ روی اور فحاشی پھیلانے میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مغربی ممالک میں فحاشی وعریانی کو عروج دینے کے لیے باقاعدہ تنظیمیں اور انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جیسا کہ قاری محمد طیب اپنی کتاب "تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام" میں لکھتے ہیں:

"فرانس اور جرمنی میں مادرزاد برہنگی کا سلسلہ جاری ہے جس کے لیے باقاعدہ انجمنیں ہیں جن کے نام "انجمن ملیہ برہنگی" اور "ایوان فطریہ" وغیرہ رکھے گئے ہیں۔ 1928ء تک ان ارکان کی تعداد 4 لاکھ تھی اور اب عورتیں بھی بکثرت شریک ہیں لیکن 1929ء کے اعداد وشمار سے معلوم ہوتا

ہے کہ جرمنی میں ان اراکین کی تعداد 40 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اس ایوانِ فطرت کے انتہا پسند مرد و عورت اور بچے و بوڑھے اعلان کر چکے ہیں کہ وہ بالکل برہنہ رہا کریں گے۔"[23]

اہلِ مغرب نے مسلمانوں کے خاندانی نظام میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لئے سینکڑوں این جی اوز بنا رکھی ہیں جن کو باقاعدہ مسلمانوں میں فحاشی و عریانی اور خاندانی عدم استحکام پیدا کرنے کا ٹاسک دیا جاتا ہے۔ کبھی حقوق نسواں کے نام سے شور بپا کیا جاتا ہے تو کبھی "میرا جسم میری مرضی" کے تناظر میں قرابت داریوں کا تقدس پامال کیا جاتا ہے۔ ان ناپاک عزائم کی تکمیل کیلئے وہ ان این جی اوز کو کروڑوں ڈالرز فنڈز دیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو سماجی لحاظ سے کمزور کیا جائے کیونکہ نہ مسلمان پر امن اور استحکام میں ھونگے اور نہ ہی ترقی کر سکیں گے اور ہمیشہ بحیثیت قوم ھم سے مغلوب رہیں گے۔

ز۔ سوشل میڈیا کے منفی استعمال کے اثرات

کسی چیز کا حد سے زیادہ استعمال انسان کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے بے تحاشا استعمال نے نسل نو کی نا صرف تخلیقی صلاحیتوں کو مفقود کیا ہے بلکہ نوجوانوں میں غیر اخلاقی سرگرمیوں کو بہت زیادہ اجاگر کر دیا ہے۔ جس طرح دنیا آج گلوبل ویلج بن چکی ہے کہ ھم گھر بیٹھے دنیا کے مختلف حالات سے باخبر ہیں اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعے فحاشی و عریانی کے ذرائع بھی آسان ہو چکے ہیں۔ سوشل میڈیا پر فحاشی و عریانی دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے جس کے اثرات عام معاشرے کے ساتھ ساتھ قرابت داروں پر بھی پڑتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ[24]

اے محبوب ﷺ آپ ان مومنین سے فرما دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ عمل ہے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے منفی استعمال سے نوجوانوں میں شہوت پرستی عروج پکڑ رہی ہے جس کی تکمیل میں ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ شہوت رانی میں مبتلا شخص اپنے محرم رشتوں کا تقدس بھی پامال کر بیٹھتا ہے۔

مبحثِ ششم

عصر حاضر میں بہو اور سسر کے مابین اکرام و تکریم کی افادیت و اثرات

اب ہم سسر اور بہو کے مابین عصرِ حاضر میں اکرام و تکریم کی افادیت و اہمیت کو بیان کرتے ہیں۔

ا۔ مشیت ایزدی کی تکمیل

جہاں پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے والدین کیساتھ احسان کرنے کا حکم مبارک فرمایا وہاں پر قرابت داروں اور دیگر رشتہ داروں کیساتھ بھی احسان کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ[25]

اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ایک مضبوط معاشرے کے قیام کے لیے والدین، یتیم، محتاج، ہمسائیوں اور دیگر مسافروں کے ساتھ احسان کرنے کے ساتھ ساتھ قرابت داروں کے ساتھ حسن اخلاق اور احسان کرنا بہت ضروری ہے اس کے برعکس معاشرتی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔

ب۔ مستحکم خاندان کی تشکیل

اللہ تعالیٰ نے میاں اور بیوی کے رشتے میں بے پناہ محبت پیدا فرما دی ہے۔ زوجین کے مابین باہم محبت و الفت کی بناء پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اور آپس کی رشتہ داریوں کے مابین استحکام آتا ہے اور یہ فعل رحمتِ خداوندی کے نزول کا موجب بنتا ہے جیسا کہ فرمان حق تعالیٰ ہے :

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً[26]

"اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں تخلیق فرمائیں تا کہ اُن کی طرف (مائل ہو کر) سکون حاصل کرو اور تمہارے مابین محبت اور رحمت رکھی۔"

اس آیت مبارکہ میں زوجین کے مابین باہم محبت و الفت اور قرابت داروں پر اسکے اثرات بیان کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر "نورالعرفان" میں فرماتے ہیں :

"فطری طور پر خاوند و بیوی کی آپس میں محبت ہوتی ہے اگرچہ پہلے اجنبی ہوں مگر نکاح سے دو خاندان اور کبھی دو ملک مل جاتے ہیں اور اس نکاح جیسی برکت سے مرد کو بیوی کے عزیزوں سے اور عورت کو خاوند کے عزیزوں سے محبت ہونا اللہ کی رحمت ہے اور نا اتفاقیاں اللہ کا عذاب۔"[27]

اس سے معلوم ہوا کہ خاوند و بیوی کے باہمی محبت و الفت قائم کرنے اور ایک دوسرے کے خاندان کے افراد کی عزت و تکریم کرنے سے رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

ج۔ صلہ رحمی بموجب خشیتِ ایزدی

قطع رحمی کے برعکس صلہ رحمی اللہ پاک کو بہت زیادہ پسند ہے۔ صلہ رحمی کو قائم کرنا مشیتِ ایزدی اور اسلامی تعلیمات کی عین مطابق ہے۔ ہر عام وخاص سے حسنِ اخلاق اور قرابت داروں میں صلہ رحمی کرنا باعث رحمت اور روز محشر حساب کتاب میں آسانی کا موجب ہے جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے :

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ۝[28]

اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے قلوب میں خشیتِ ایزدی کا عنصر موجود ہوتا ہے وہ ہمیشہ قرابت داری میں صلہ رحمی قائم کرتے ہیں۔

د۔ صلہ رحمی کرنے سے اللہ کی ملاقات

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :

" اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ جب ان کو پیدا فرمانے سے فارغ ہوا تو رحم نے کہا یہ قطع رحمی سے تیری پناہ چاہنے کا مقام ہے۔ خدا تعالی نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ کیا تو خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں گا جو تجھ سے ملے گا اور میں اس سے تعلق منقطع کروں گا جو تجھ سے تعلق منقطع کرے گا۔ رحم نے کہا کیوں نہیں اے پروردگار عالم ! جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر چاہتے ہو تو یہ آیت کریمہ پڑھنا (إِن شِئتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ) قریب ہے کہ اگر تم نے چہرہ پھیر لیا تو زمین پر فساد برپا کروگے اور قطع رحمی کروگے۔"[29]

اس حدیث مبارکہ میں کس طرح صلہ رحمی کرنے والے کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ صلہ رحمی کرنے والا اللہ تعالی کے بہت قریب تر ہوتا ہے اور اس کے برعکس قطع رحمی کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند اور دور ہے۔

ہ۔ صلہ رحمی درازیٔ عمر اور وسعتِ رزق کا موجب

قرابت داروں کے مابین باہم الفت و محبت کے قیام سے درازیٔ عمر اور وسعت رزق نصیب ہوتا ہے۔ آج کے اس فتنہ پرست اور دجالی دور میں ہماری زندگی اور رزق میں تنگدستی اور بے برکتی کی ایک وجہ قطع رحمی ہے۔ قرابت داروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑے اس قدر بھیانک صورت اختیار کرلیتے ہیں کہ بہن بھائیوں جیسے مقدم رشتے بھی ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شریک ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں اور پھر سالہا سال تک تعلقات منقطع کردیے جاتے ہیں اور

یہ صورت حال سسرالی رشتوں میں زیادہ خطرناک پوزیشن اختیار کرتی جارہی ہے۔ یہ سب نتائج تعلیمات اسلام سے دوری اور گھریلو سطح پر اخلاقی تربیت کے فقدان کے سبب ہے۔ حضرت ابو اسحاق ہمدانی رحمتہ اللہ تعالی صلہ رحمی سے پیدا ہونے والے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے روایت فرماتے ہیں :

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِي، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ النَّسَا فِي الْأَجَلِ، وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ [30]

ابو اسحاق ہمدانی روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی اجل (یعنی موت) موخر ہو جائے (یعنی اس کی عمر طویل ہو) اور رزق میں اضافہ ہو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درازئِ عمر اور وسعتِ رزق جیسے اہم امور کو بھی قرابت داروں کے مابین صلہ رحمی قائم کرنے سے منسلک فرمادیا ہے۔

و۔ بہو اور سسر کے مابین پردہ کا حکم

قرآن کریم سورۃ النساء کی آیت نمبر 23 (اور تم پر تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں حرام ہیں) کے تحت بہو کا رشتہ سسر کیلئے دائمی حرمت کا باعث ہے اسلئے بہو کا سسر سے پردے کا کوئی جواز نہیں بنتا جیسا کہ علامہ محمد یوسف بنوری جامع العلوم الاسلامیہ سسر اور بہو کے مابین پردہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"سسر بہو کے لیے محرم ہے دونوں آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں البتہ جوان بہو کا سسر کے ساتھ تنہائی میں رہنا یا بہو کا اپنے سسر کے ساتھ بے تکلفانہ رویہ فتنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے سسر کو بہو کے ساتھ تنہائی میں رہنے یا بے تکلفی سے اجتناب کرنا چاہیے" [31]

تحریم مصاہرت کے باعث سسر اور بہو ایک دوسرے کیلئے محرم ہیں اس لئے شرعی حدود و قیود کے مطابق وہ ایک دوسرے سے پردہ نہیں کریں گے۔

ز۔ بیوی کی سسرال والوں سے بدکلامی فحش عمل

اس حوالے سے امام ابو بکر الجصاص بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کو اپنے سسرال والوں سے خوش اخلاقی اور نرم خوئی سے پیش آنے کی دعوت دی ہے۔ اگر کوئی عورت اپنے سسرال والوں سے بدکلامی کرتی ہے تو اس کے اس عمل کو بھی فحش کہا گیا ہے کیونکہ فحش کا لفظ صرف زنا تک محدود نہیں ہے۔

"لفظ فاحشہ ایک ایسا اسم ہے جو ممنوعات کے ارتکاب کی بہت سی صورتوں کو شامل ہے۔ اور زنا کے ساتھ اس طرح خاص نہیں ہے کہ جب اس کا اطلاق ہو تو اس سے زنا ہی مراد لی جائے۔ ایک روایت

کیمطابق شوہر کے گھر میں فاحشہ کا مطلب یہ ہے کہ بیوی شوہر کے خاندان والوں سے زبان درازی پر اتر آئے۔"[32]

اس سے یہ معلوم ہوا کہ بیوی کی زبان درازی اس قدر ایک قبیح اور تکلیف دہ عمل ہے کہ مفسرینِ کرام نے اسے ایک فحش عمل قرار دیا ہے۔

ح۔ بہو کیلئے سسر ساس کی خدمت (واجب یا باعثِ مروت)

خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے کے والدین کا ادب و احترام بجالانا باعثِ برکت ہے۔ گھر میں موجود سسر اور ساس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا خاوند کے دل میں بیوی کے عزت و وقار میں اضافے کا موجب ہے اور اس سے صلہ رحمی میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے مگر اس کے برعکس سسر اور ساس کیساتھ ناروا سلوک کرنا خاوند کے دل میں بیوی کے وقار کو کھو سکتا ہے اور یہ قطع رحمی کا موجب بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ایک طرف سے بیوی اپنے سسر اور ساس کی خدمت بجالاتی ہے تو خاوند بھی اپنے سسر اور ساس کے اکرام و تکریم کا ہر لحاظ سے خیال رکھے گا۔ سسر اور ساس کی خدمت کرنا باعث مروت ہے۔ اگر کسی وجہ سے بیوی سسر اور ساس کی خدمت نہیں کر سکتی تو اس کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ خاوند کی اطاعت و خدمت بیوی پر واجب ہے جبکہ سسر اور ساس کی اطاعت و خدمت واجب نہیں ہے جیسا کہ کتاب "فتاویٰ نکاح وطلاق" میں ہے۔ :

"عورت پر اپنے سسر یا ساس یا پھر خاوند کے کسی اور قرابت دار کی خدمت کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اگر گھر میں ساس اور سسر ہو تو ان کی خدمت کرنا بہت اچھی عادت ہے اور خدمت نہ کرنا خلاف مرّوت ہوگا لیکن اسے اس امر کو بہو پر لازم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی خاوند کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی پر ان (قرابت داروں) کی خدمت کرنا لازمی قرار دے. سسر اور ساس کی خدمت میں بیوی کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اس سے اس کی عزت اور شرف میں اضافہ ہوگا اور اس سے خاوند کے دل میں اسکی محبت بھی بڑھ جائے گی اور یہ صلہ رحمی کا موجب بھی ہوگا۔"[33]

اس سے ثابت ہوا کہ اخلاقی لحاظ سے بیوی کو اپنے سسر اور ساس کی خدمت کا خیال رکھنا چاہئے۔ بیوی کے اس ذمہ دارانہ فعل سے خاوند کے دل میں بیوی کے والدین کی عزت و تکریم میں بے پناہ اضافہ ہوگا اور ایک خوبصورت اور پر امن خاندانی نظام پیدا ہوگا اور آج معاشرے میں اس چیز کی بہت اشد ضرورت ہے کہ اس قسم کا روادارانہ اور معتدلانہ معاشرہ قائم کیا جائے۔

خلاصہ کلام

صلبی بیٹے کی بیوی کی حرمت کو شرائع سابقہ اور اسلام میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ صلبی بیٹے کا نکاح جب ایک عورت سے قائم ہو جائے تو باپ پر وہ عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے اگرچہ بیٹے نے طلاق بھی دے رکھی ہو تب بھی

باپ کو نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنے سے باپ اور بیٹے کے مابین بغض و عناد اور عداوت کا عنصر جنم لیتا ہے۔ بہو کے ساتھ ناجائز مراسم قائم کرنا قطع رحمی کا موجب اور خاندانی عدم استحکام کو جنم دیتا ہے۔ شرائع سابقہ میں بہو کی حرمت سے متعلق احکامات کو اسی طرح سے بیان کیا گیا تھا جس طرح اسلام نے بیان کیے ہیں۔ بیٹے کی بیوی کی برہنگی ظاہر کرنے سے سخت منع کیا گیا ہے۔ شرائع سابقہ کی تعلیمات کے مطابق سسر بہو کے ناجائز تعلقات ثابت ہونے پر جان سے مار دینے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ خون بھی انہی کی اپنی گردن پر ہو گا۔ تعلیمات کتب سابقہ میں بہو کی بے حرمتی کی امثال بھی موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اکرام و تکریم کے عملی نظائر بھی پائے جاتے ہیں۔ بہو کی سسر اور ساس کے ساتھ بدتمیزی کو فحش عمل قرار دیا گیا ہے اور ایسی فحش عورت گھر کے امن وسکون کو برباد کرنے والی دیوار میں ایک کیل کی مثل ہے۔ تحریم مصاہرت کے باعث سسر اور بہو ایک دوسرے کے لیے محرم ہیں اس لیے شرعی حدود و قیود کے مطابق وہ ایک دوسرے سے پردہ نہیں کریں گے ہاں البتہ بہو اگر نوجوان ہو تو بے تکلفانہ رویوں اور تنہائی سے بہر حال اجتناب کرنا چاہیئے تا کہ کسی قسم کا کوئی فتنہ جنم نہ لے۔ صلبی بیٹے کی بے حرمتی و بے توقیری کی بنیادی اسباب و محرکات میں قران وسنت سے دوری، سوشل میڈیا کا منفی استعمال، مادیت پرستی کا غلبہ اور ڈرامہ کلچر میں سسر بہو کے مابین غیر اخلاقی رویوں کا پرچار جیسے امور شامل ہیں۔ سسر اور بہو کے مابین اکرام و تکریم اور ادب و احترام سے ہی معاشرتی استحکام اور خاندانی عزت و ناموس کی بقا مضمر ہے سسر اور ساس کی خدمت بہو کے لیے واجب یا فرض تو نہیں ہے البتہ ایسا کرنا باعث مروت اور باعث خیر وبرکت ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] احبار 18 : 15

Ahbar 15:18

[2] احبار 20 : 12

Ahbar 12:20

[3] حزقی ایل 11 : 22

Hazqi El 22:11

[4] پیدائش.26 : 34-35

Pedaish 35-34:26

[5] سٹیفن بشیر مترجم، **تالمود** (گوجرانوالا: مکتبہ عناویم، 2006ء)، طبع دوم، صفحہ 44

Stefan bashir matarjam, *talmood* (Gujranwala: Maktaba anaweem,2006), taba doom,safha 44

[6] پیدائش 38: 15-18

Pedaish 18-15:38

[7] ترابی، محمد شہزاد، **مذہب عیسائیت** (لاہور: زاویہ پبلیشرز، 2013ء)، صفحہ 63

Turabi, Muhammad Shahzad, *Mazhab e Esaiyat* (Lahore: zawiya publishers,2013), safha 63

[8] پیدائش 11: 31

Pedaish 31:11

[9] روت 1: 14-17

Rot 1:14-17

[10] ولیم میکڈونلڈ، **تفسیر الکتاب**، مترجم بشپ سموئیل ڈی چند (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، 2011ء)، جلد 2، صفحہ 96

Wilim Macdonald, *Tafseer al Kitab*,mutarjam,bashup samoil de chand jild 2, safha 96

[11] سٹیفن بشیر مترجم، **تالمود**، صفحہ 45

Stefan bashir mutarjam,*Talmood*, safha 45

[12] الفرقان 25: 54

Al-Furqan 54:25

[13] ابنِ کثیر، عمادالدین، حافظ، **تفسیر ابن کثیر**، مترجمین علامہ اکرم الازہری و دیگر (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2010ء)، جلد 3: صفحہ 540

Ibn-e- kaseer, imad-ud-din, hafiz, *tafseer ibn e kaseer*, matarjameen allama akram al-zahri wa deegar (Lahore: Zia ul Quran Publications,2010), jile 3, safha 540

[14] قریشی، محمد اشرف، **کتاب النکاح** (گوجرانوالہ: جامعہ عربیہ، 2015ء)، صفحہ 706

Qureshi, Muhammad Ashraf, *kitab un nikah* (Gujranwala: jamia arbia,2015), safha 706

[15] البیضاوی، عبداللہ بن عمر بن محمد، اَبی سعید، **تفسیر البیضاوی**، (بیروت-لبنان: دارالکتب العلمیہ، 1999ء)، جلد 2، صفحہ 145

Al bezawi,Abdullah bin umer bin Muhammad,abi saeed, *tafseer al-bezawi*,(bairot - Labnan: dar ul kutab al-ilmiya,1999), jild 2, safha 145

[16] الازہری، پیر کرم شاہ، **ضیاء القرآن** (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 1399ھ)، جلد 3: صفحہ 371

Al-Azhari, peer karam shah, *zia ul quran* (Lahore: zia ul quran publications,1399 hijri), jild 3, safha 372

[17] النساء 4: 23

Al-Nisa 23:4

[18] الجصاص، ابوبکر احمد بن علی، امام، **احکام القرآن**، مترجم مولانا عبدالقیوم (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1999ء)، جلد 3، صفحہ 328

Al-jsaas,abu bakar ahmad bin ali ,imam, *Ahkam-ul-quran*, mutarjam molana abdul qaum(Islamabad:idara tehqiqat e islami,1999), jild3, safha no.328

[19] النساء4 : 23

Al-Nisa 23:4

[20] الزمر9:39

Al-Zamar 9:39

[21] البقرہ177:2

Albaqrah 177:2

[22] حضرت سلطان باھوؒ، **کلید التوحید کلاں**(لاہور: العارفین پبلی کیشنز،1997ء)، صفحہ نمبر171

Hazrat Sultan Bahoo, *Kaleed-ut-Touheed Kalan* (Lahore: Al-Arifeen Publications,1997), Safha 171

[23] قاری محمد طیب، **تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام**(لاہور: چوہدری پریس،1997ء)، صفحہ نمبر178

Qari Muhammad Tayyeb, *Talimat e Islam aor Maseehi Aqwam* (Lahore: Choudhry Press,1997), Safha no.178

[24] النور30:24

Alnoor 30:24

[25] النساء4 : 36

Al-Nisa 36:4

[26] الروم30 : 21

Al-Room 21:30

[27] نعیمی، احمد یار خان، مفتی، **تفسیر نور العرفان**(گجرات : نعیمی کتب خانہ،2013ء)، صفحہ 823

Naeemi, Ahmad yar khan, mufti, *tafseer noor ul Irfan* (Gujrat: naeemi kutab khana,2013), safha 823

[28] الرعد13 : 21

Al-Raad 21:13

[29] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابی عبد اللہ، **صحیح البخاری**، (بیروت-لبنان، دارالکتب العلمیہ،2017ء)، کتاب الادب، باب من وَصَلَ وَصَلَه اللہ، رقم الحدیث : 6504

Bukhari,Muhammad bin ismail,abi Abdullah,*sahih al bukhari*,(bairoot-Lubnan,darul kutab al ilmiya,2017),kitab ula dab,baab min wasal wasa lllah ,raqam ul hadith:6504

[30] صنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، **المصنف عبد الرزاق**، مترجم محمد محی الدین جہانگیر(لاہور : شبیر برادرز،2019ء)

جلد7 : صفحہ272، رقم الحدیث : 20235

Sanani,*almusanif ibn e abdur razaq*,mutarjam Muhammad muhauddin Jahangir,(Lahore:Shabir brothers,2019), jild 7,safha272,raqam ul hadith:20235

[31] http://www.banuri.edu.pk 8Aug2023

[32] الجصاص، **احکام القرآن**، مترجم مولانا عبد القیوم، جلد3 : صفحہ310

Al jasaas,*ahkaam ul quran*,mutarjam molana abdul qaum,jild 3: safha 310

[33] شیخ ابنِ باز و دیگرز، **فتاویٰ نکاح وطلاق**، تحقیق علامہ ناصر الدین البانی،(لاہور : فقہ الحدیث پبلیکیشنز،2006ء)، صفحہ 361

Shaikh ibn e baaz wa deegarz, *Fatawa Nikah wa Talaq*,tahqeeq allama nasir ud din albani(Lahore: fiqah al hadith publications,2006), Safha 361